مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کیا بچوں کی تربیت کے لیے انہیں مار سکتے ہیں؟ اگر ہاں تو کس عمر تک؟ شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ دس سال اور اس سے زائد عمر کے بچوں کو تادیب کی غرض سے اولیاء کو اور اساتذہ کو (اولیاء کی اجازت سے) بضرورت علمی و اخلاقی تربیت مارنا اور سزا دینا شرعاً درست ہے، البتہ چند باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے: (۱) اس طرح کی سزا شرعاً ممنوع ہے جس سے مقصود تربیت نہ ہو بلکہ غصہ یا جذبہ انتقام کی تسکین ہو۔ (۲) مدرسے کے ضابطے اور عرف کے لحاظ سے استاد اس طرح کی تادیب کے مجاز ہوں۔ (۳) بچوں کی طبیعت اس کی متحمل ہو۔ (۵) سر اور چہرہ پر نہ مارا جائے۔ (۴) غلطی کی نوعیت کے اعتبار سے سزا کی تعیین کرلی جائے تاکہ استاد پر عدم برابری کا الزام نہ آئے۔ پس بقدر ضرورت بچوں کو ایک، دو، تین تھپیڑے تحمل کے موافق گردن اور کمر پر مارے جاسکتے ہیں بشرطیکہ بدن پر اثر نہ پڑے اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے کی نوبت نہ آئے نیز لاٹھی یا ڈنڈے وغیرہ کا استعمال کرنا جائز نہیں ۔

كما في الشامیه :

(وإن وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة) أي لولا يجاوز الثلاث وكذلك المعلم ليس له أن يجاوزها قال عليه السلاة لمدرس المعلم : إياك أن تضرب فوق الثلاث فإنك إذا ضرب فوق الثلاث اقتص الله منك. (شامي: ۴۶۶ كتاب الصلاة)

وعن حكيم بن معاوية القشيري عن أبيه قال: قلت يا رسول الله ما حق الزوجة أحدنا عليه قال أن تطعمها إذا أطعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت (مشكاة: ۲۸۱، كتاب النكاح)

"لا ترفع عنهم عصاک أدبًا" کا مقصد بھی یہی ہے کہ والدین کا اولاد پر رعب ہو اور بوقت ضرورت بقدر ضرورت سزا سے چشم پوشی نہ کی جائے۔ (مستفاد: مرقاۃ ۱/۱۳۳).واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۴/ جمادی الثانی/ ۱۴۴۵ھ

2023/12/18ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 161/180
التاریخ: 18/12/23
الجامعۃ الاشرفیہ

الجواب صحیح

۰۴/۰۶/۱۴۴۵ھ

۱۸/۱۲/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور